ماہِ رمضان المبارک

اور

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جود وسخاوت

اعداد

فضیلۃ الشیخ یوسف بن حسن الحمادی حفظہ اللہ

ترجمہ:

الطاف الرحمن ابوالکلام سلفی

مراجعہ

ڈاکٹر عبدالحمید ظفرالحسن

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على نبينا محمد، وعلى آله وصحبه أجمعين. أما بعد:

محترم قارئین! اللہ تعالیٰ کے کامل ترین اور عمدہ صفات کریمہ میں سے ایک صفت؛ جود وسخاوت ہے۔

جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”إِنَّ اللّٰهَ تعالى جَوَادٌ يحبُّ الجُودَ، ويحبُّ مَعالِي الأَخلاقِ، ويكرَهُ سَفْسَافَها“. یقیناً اللہ تعالیٰ جَواد ہے، اور وہ جود وسخاوت کو پسند فرماتا ہے، وہ بلند اخلاق کو پسند فرماتا ہے اور سطحی و برے اخلاق کو ناپسند فرماتا ہے۔ [شعب الایمان للبیہقی: ۱۰۳۴۶، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۱۷۴۴]

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جود کرم والا ہے، وہ سخاوت اور عمدہ اخلاق کو خوب پسند فرماتا ہے، نیز حقیر اور سطحی اخلاق کو ناپسند فرماتا ہے۔

’سَفْسَافَها‘ کے معنی: سطحی اور حقیر اخلاق کے ہیں۔

دینی بھائیو! ہم سب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ اللہ رب العالمین کا جود و کرم تمام مخلوقات پر مسلسل ہوتے رہتا ہے، اس کی ذات کثیر العطاء (بہت نوازنے والی)، دائم الاحسان (ہمیشہ احسان کرنے والی)، واسع الفضل (وسیع فضل والی) ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے صفت جود کے اس سے کہیں زیادہ بہتر اور کامل معانی ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ہمارا رب جود وسخاوت کی صفت سے متصف ہے، اور اسے ایسے اوصاف پسند ہیں، سو اسی لئے وہ اپنے بندوں سے بھی اس کے مظاہرے کو پسند فرماتا ہے، چنانچہ اس نے اپنے بندوں کے لئے کچھ زمانے اور اوقات کو اس کے لئے خاص کر رکھا ہے، تاکہ وہ اوقات کارِ خیر میں مددگار ہوں، ان مبارک اوقات وزمانہ میں ایک: رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔

✷ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک کا جس نے بغور مطالعہ کیا ہو، اور احادیث مبارکہ سے بھی وہ واقف ہو، اس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک عظیم صفت جود وسخاوت بالکل واضح ہوگی، اور اس پر یہ بھی عیاں ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہِ رمضان المبارک وغیرہ میں اس کا مظاہرہ کس قدر اہتمام کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

”كانَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ أجْوَدَ النّاسِ، وكانَ أجْوَدُ ما يَكونُ في رَمَضانَ حِينَ يَلْقاهُ جِبْرِيلُ، وكانَ يَلْقاهُ في كُلِّ لَيْلَةٍ مِن رَمَضانَ فيُدارِسُهُ القُرْآنَ، فَلَرَسولُ اللَّهِ ﷺ أجْوَدُ بالخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ“۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے، اور رمضان میں جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تو اور زیادہ سخی وفیاض ہوجاتے۔ جبریل رمضان المبارک میں ہر رات آپ سے ملاقات کرتے اور آپ ان کے ساتھ قرآن مجید کا دَور فرماتے۔ (اور جب جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات فرماتے تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ وخیرات کرنے میں تیز وتند ہوا سے

بھی زیادہ تیز سخاوت فرمانے لگ جاتے۔ [صحیح البخاری:۶، واللفظ لہ صحیح مسلم:۲۳۹۸]

آپ ﷺ کے جود وسخاوت کو رِیح مرسلہ یعنی کھلی اور تیز وتند ہوا سے تعبیر کیا گیا ہے؛ جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کی سخاوت وفیاضی باستمرار جاری رہتی، اور آپ کی طرف سے ہمیشہ نفع عام کا سلسلہ چلتا رہتا، اور اسی طرح ماہ رمضان میں بھی آپ ﷺ کا یہ عمل منقطع نہ ہوتا، بلکہ اس ماہ مبارک میں تو کارِ خیر کا سلسلہ مزید بڑھ جاتا؛ اور وہ کارِ خیر تیز وتند آندھی سے تیز ہوجایا کرتا۔

آپ ﷺ ماہِ رمضان کی ہر رات جبریل علیہ السلام سے ملاقات فرماتے اور قرآن کریم کا دَور فرماتے، اور یہ مراجعہ اور دَور آپ ﷺ کو اعمال صالحہ اور اطاعتِ الٰہی کے کاموں میں کوشش تیز کرنے پر ابھارنے کا سبب ہوتا، کیونکہ قرآن کریم میں بندوں کو مکارمِ اخلاق اور تقرب الٰہی کے اعمال پر ابھارا گیا ہے، اور ساتھ ہی حرام کردہ کاموں کے ارتکاب پر خصوصی زجر وتوبیخ بھی کی گئی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کا یوں مراجعہ فرمانے پر آپ ﷺ کا دل اطاعت الٰہی کے کاموں میں جوان ہوجاتا، اور اللہ کے پاس موجود اجر کے حصول کی رغبت قوی ہوجاتی، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف آپ کی توجہ مزید بڑھ جاتی۔

جی ہاں! ہمارے پیارے نبی ﷺ کا جود وسخا ماہِ رمضان میں اسی طرح ہوا کرتا تھا، اس ماہ میں آپ ﷺ کی طرف سے مختلف قسم کے جود وسخاوت اور بھلائی کے کام انجام پایا کرتے تھے۔ جیسے: علم کی نشر واشاعت، مال کا خرچ، اپنے نفس کو اللہ کی رضا میں لگانا، اس کے دین کا اظہار وغلبہ، اس کے بندوں کی ہدایت ورہنمائی، اُن تک تمام طریقوں سے نفع رسانی،

بھوکوں کو کھانا کھلانا، جاہل کو وعظ ونصیحت کرنا، ان کی حاجات کو پورا کرنا، اوران کے بوجھ اٹھانا وغیرہ۔ اور آپ ﷺ ان نوازشات اور نفع خلق کے سارے کام مکمل خوشی، پورے انشراح صدر، طیب نفس اور قلبی اطمنان کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: ”نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ ماہ رمضان میں بکثرت مختلف قسم کے عبادات انجام دیا کرتے، جبریل علیہ السلام رمضان میں آپ کو قرآن کا دَور یعنی مراجعہ کراتے، سو آپ ﷺ جب جبریل علیہ السلام سے ملاقات فرماتے، تو آپ تیز وتند ہوا سے زیادہ سخی وفیاض ہوجاتے، حالانکہ آپ تو پہلے سے ہی سب لوگوں سے زیادہ سخی وفیاض تھے، لیکن یہ فیاضی رمضان میں مزید بڑھ جاتی، چنانچہ آپ ﷺ کثرت سے صدقہ وخیرات، تلاوت قرآن، نماز، ذکر واذکار، اعتکاف کیا کرتے، اوران میں بعض عبادتیں ایسی ہوتیں، جنہیں آپ ﷺ خصوصی طور پر ماہِ رمضان میں ہی انجام دیتے، انہیں دوسرے مہینوں میں انجام نہ دیتے“۔ [زاد المعاد: ۲/ ۳۷، ۳۸]

✶ نبی کریم ﷺ کے اس طریقے کی پیروی کرتے ہوئے ایک سچا اور محب رسول مسلمان ماہِ رمضان کے حق کو ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”أُحِبُّ لِلرَّجلِ الزِّيادَةُ في الجُودِ في شَهْرِ رَمَضَانَ اقتداءً برسولِ اللهِ ﷺ“۔ میں ماہِ رمضان میں ایک مسلمان کے لئے یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے بکثرت سخاوت فیاضی کا مظاہرہ کرے۔ [لطائف المعارف لابن رجب: ۳۱۵]

✷ یہاں سے ایک پیغام یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے: قرآن کریم کا مراجعہ کرتا ہے، تدبر و تلاوت قرآن کا اہتمام کرتا ہے، لوگوں کے ساتھ احسان کرتا ہے، ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں ہاتھ بٹاتا ہے، کثرت سے صدقہ وخیرات کرتا ہے، کھانا کھلاتا ہے، اور اسی طرح روزے داروں کو نبی ﷺ کے قول پر عمل کرتے ہوئے افطار کراتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

’’مَن فطَّرَ صائمًا كانَ لَهُ مثلُ أجرِهِ، غيرَ أنَّهُ لا ينقُصُ من أجرِ الصَّائمِ شيئًا‘‘۔ جس نے کسی روزے دار کو افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ صائم کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔ [سنن الترمذی: ۸۰۷، وصححہ الالبانی]

✷ اسی طرح متبع رسول ﷺ باجماعت نماز تراویح ادا کرنے کا اہتمام کرتا ہے، اور امام کے ساتھ کسی تنگی کا اظہار کئے بغیر اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک کہ امام مکمل تراویح اور وتر وغیرہ سے فارغ نہ ہو جائے۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

’’مَن قامَ رَمَضانَ إيمانًا واحْتِسابًا، غُفِرَ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِه‘‘۔ جو شخص ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کرے گا، اس کے گزشتہ سب گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔ [صحیح البخاری: ۳۷، صحیح مسلم: ۷۵۹]

نیز فرمایا: ’’من قام مع الإمامِ حتى ينصرفَ كُتب له قيامُ ليلة‘‘ جس شخص

نے امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک قیام کیا' تو اس کے لئے پوری رات قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ [سنن الترمذی: ۸۰۶، وصححہ الألبانی]

جی ہاں! ایسے شخص کے حق میں رات بھر قیام اللیل کرنے کا ثواب لکھا جائے گا' اگر چہ وہ رات اپنے بستر پر سو کر ہی کیوں نہ گزارا ہو،'' اس کا معنی یہ ہوا کہ جو کوئی امام کے نماز مکمل کرنے سے پہلے لوٹ گیا ہوا سے قیام اللیل کا ثواب نہیں حاصل ہوگا''۔ [مجموع الفتاوی لابن عثیمین: ۱۴/ ۲۰۰]

علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ لکھتے ہیں: '' یہ بڑی عظیم نعمت ہے، سو مومن کو چاہئے کہ اسے ترک نہ کرے، بلکہ بہتر ہوگا کہ وہ اس پر برقرار رہے، اور اول سے آخر تک امام کے ساتھ رہ کر نماز تراویح کی ادائیگی میں پابندی برتے''۔ [مجموع الفتاوی: ۱۹/ ۱۸]

✷ اور یہ بات بھی واضح رہے کہ محب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہ رمضان میں عمرہ کی ادائیگی کی بھی کوشش کرتا ہے- بشرطیکہ اسے عمرہ کرنا میسر ہو- کیونکہ ماہ رمضان میں عمرہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

''فإنَّ عُمْرَةً في رَمَضانَ تَقْضِي حَجَّةً -أوْ حَجَّةً مَعِي-''. رمضان المبارک میں عمرہ کرنا؛ حج یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ [صحیح البخاری: ۱۸۶۳]

✷ اپنے نفس کا خیر خواہ اور متبع رسول شخص کا ایک کام یہ ہوتا ہے کہ وہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کے ساتھ باجماعت مسجد میں مقررہ اوقات پر پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کرتا ہے، اور قبلی و بعدی سنن رواتب (موکدہ سنتوں) کی ادائیگی کا بھی اہتمام کرتا ہے۔

✷ اسی طرح صدق دل سے قبول عبادت کی فکر کرنے والا شخص اس بات کا بھی حریص ہوتا

ہے کہ وہ روزے کے احکام ومسائل کا گہرا علم حاصل کرسکے، جس کے لئے وہ دروس ومحاضرات کی مجالس میں حاضر ہوتا ہے، یا سوشل میڈیا پر موجود آڈیوز وغیرہ کو سن کر علمی پیاس بجھاتا ہے، اس امید سے کہ وہ بھی نبی ﷺ کے اس فرمان کی فضیلت میں شامل ہو سکے: ”من يُرِدِ اللهُ به خيرًا يُفَقِّهْهُ في الدين“. اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر وبھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ [صحیح البخاری: ۷۱، صحیح مسلم: ۱۰۳۷]

✷ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ماہ رمضان کے جملہ اوقات کو غنیمت سمجھے، صلہ رحمی، پڑوسیوں کے ساتھ احسان، لوگوں کے درمیان اصلاح کے کام انجام دے، اور بکثرت استغفار، اور ذکر الٰہی کرتا رہے، جنازہ کی نماز اور تدفین میں شرکت کرے، صلاۃ الضحی پر ہمیشگی برتے، اور قبولیت دعا کے اوقات کو غنیمت سمجھے۔

✷ اسی طرح رسول اکرم ﷺ کی اقتدا کرنے والے کو یہ بھی چاہئے کہ وہ اس ماہ مبارک میں خصوصی طور پر اپنے خاندان کی دیکھ بھال کرے، اور انہیں اس مہینہ کے وظائف واعمال کی رہنمائی کرے، اپنے نفس کو قابو میں رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرے، اور دوسروں کے ساتھ حسن اخلاق کا برتاؤ کرے، اور اگر کوئی اس پر زیادتی کرے یا گالی دے تو وہ اس کے جواب میں صرف وہی کہے جس کی نبی ﷺ نے ہمیں رہنمائی فرمائی ہے، یعنی یہ کہے کہ میں روزے سے ہوں، (اسی پر بس کرے، اس سے زیادہ کچھ بحث وتکرار نہ کرے)۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”إِذَا كانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فلا يَرْفُثْ ولَا يَجْهَلْ، فإنْ جهِل عليه

أحدٌ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ''. جب تم میں سے کسی کا دن کو روزہ ہو، تو وہ فحش گوئی نہ کرے اور نہ جہالت پر اترے، اگر کوئی اس سے بدتمیزی کرے تو کہہ دے: میں روزے دار ہوں۔ [سنن ابن ماجہ: ۱۶۹۱، وصححہ الالبانی]

✷ اور جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آجاتا ہے تو ایک مسلمان رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے عبادتوں میں خوب منہمک ہوجاتا ہے، کیونکہ آپ ﷺ راتوں کو عبادات سے آباد رکھتے تھے، جدو جہد کرتے، اعتکاف میں بیٹھتے، اور آخری عشرہ میں اپنے اہل وعیال کو قیام اللیل اور تلاوت قرآن کے لئے بیدار بھی کرتے تھے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اسی طرح ہمارے پیارے نبی ﷺ کے احوال کو بیان فرماتی ہیں کہ:

''كانَ النبيُّ ﷺ إذا دَخَلَ العَشْرُ: شَدَّ مِئْزَرَهُ، وأَحْيا لَيْلَهُ، وأَيْقَظَ أهْلَهُ''. نبی اکرم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ ﷺ عبادت کے لئے کمر بستہ ہوجاتے، شب بیداری فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگایا کرتے تھے۔ [صحیح البخاری: ۲۰۲۴]

✷ اسی طرح جو شخص رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہے وہ آپ کی پیروی کرتے ہوئے لیلۃ القدر کی تلاش میں جستجو بھی کرتا ہے؛ حصول ثواب کی غرض سے یہ مبارک رات قیام کی حالت میں گزارتا ہے، اور یوں عبادات انجام دیتے ہوئے رمضان المبارک کے ایام کا اختتام زکاۃ الفطر کی ادائیگی سے کرتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے، تاکہ بندے سے روزہ رکھنے کے درمیان جو خطائیں صادر ہوئی ہیں یا جو خلل واقع ہوا ہے اس کا ازالہ ہوسکے، اور اس کے

ذریعہ مسکینوں پر احسان ہو جائے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

’’فرضَ رسولُ اللَّهِ ﷺ زكاةَ الفطرِ طُهرةً للصّائمِ منَ اللَّغوِ والرَّفثِ، وطُعْمَةً للمَسَاكِينِ‘‘. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکاۃ الفطر کو فرض قرار دیا ہے‘ تاکہ بندے کا روزہ لغو اور بیہودہ اقوال وافعال سے پاک ہو جائے اور مسکینوں کو خوراک حاصل ہو۔ [سنن أبی داود: ١٦٠٩، وحسنہ الألبانی]

✷ ماہِ رمضان میں ایک مسلمان جس طرح اعمال صالحہ انجام دینے کا حریص ہوتا ہے، اسی طرح وہ ان اعمال سیئہ سے- جو اس کے صیام اور اجر میں نقص کا سبب بنتی ہیں ان سے- دوری اختیار کرنے کی بھی کوشش کرتا ہے، تاکہ وہ اس کے ذریعہ روزے کا عظیم مقصد حاصل کر سکے، جسے قرآن کریم کی زبان میں تقویٰ بتایا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ [البقرۃ: ١٨٣]

اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اسی طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ہمیں اس کی طرف رہنمائی ہے، فرمایا:

’’إِنَّ الصِّيامَ ليس مِنَ الأَكْلِ والشُّرْبِ فَقَطْ؛ إِنَّما الصِّيامُ مِنَ اللَّغْوِ

والرَّفَثِ ...''۔ روزے کا تعلق صرف کھانے پینے سے نہیں ہے' بلکہ روزے کا تعلق تو لغو باتوں اور بدزبانی سے بچے رہنے سے ہے۔ [صحیح ابن حبان: ۳۴۷۹، وصححہ الألبانی]

نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ:

''رُبَّ صائِمٍ حَظُّهُ من صِيامِهِ: الجوعُ والعَطَشُ''. بعض روزے دار ایسے بھی ہوتے ہیں کہ انہیں روزے سے صرف بھوک اور پیاس ہی حاصل ہوتی ہے۔ [مسند أحمد: ۸۸۵۶، وصححہ الألبانی]

✷ لہذا مسلمان کو چاہئے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے سخاوت وفیاضی کی صفت سے متصف ہو، اور اس رمضان المبارک کے مہینہ کا حق کا ادا کرے، اور اس طرح وہ اللہ کے فضل کے حصول اور اس کی مغفرت وعفو کی امید رکھے، یوں ایک مسلمان فرشتوں میں سب سے افضل مخلوق یعنی جبریل علیہ السلام کی بدعا، اور افضل بشر یعنی ہمارے نبی محمد ﷺ کی اس بدعا پر کہی گئی آمین سے محفوظ ہو جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''أتاني جبريلُ فقال: يا محمَّدُ مَن أدرَك رمضانَ فلم يُغفَرْ له فأبعَده اللهُ قُلْتُ: آمينَ''. جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: اے محمد! جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کردے، تو میں نے کہا: آمین۔ [صحیح ابن حبان: ۴۰۹، وصححہ الألبانی]

✷ چنانچہ جو شخص سخاوت وفیاضی کے اعلیٰ مقام کو پہونچنا چاہتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے

دل کو اللہ سے جوڑے، اور اللہ تعالیٰ سے عطا و بخشش کی امید رکھے، اور اس کا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر اپنے ہاتھ میں موجود چیزوں سے بڑھ کر ہو، ساتھ ہی اپنے دل میں اللہ کی محبت کو بڑھانے کی مکمل کوشش کرے، کیونکہ جب جب دل میں اللہ کی محبت بڑھے گی' اسی قدر اللہ سے بندے کی قربت بھی بڑھتی جائے گی، اور اللہ نے اسے بطور احسان جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں اس میں سخاوت و فیاضی بھی بڑھتی جائے گی، اور اسی کے ساتھ مکارم اخلاق کی طرف رغبت میں، اور معالی امور سے آراستگی و بلند ہمتی میں بھی اضافہ ہوگا، ساتھ ہی نفس کو اس ماہ مبارک کی تربیت کے ذریعہ سخاوت و فیاضی وغیرہ جیسے عمدہ اخلاق کی عادت ہو جائے گی، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کرتے تھے، ان سب کے ساتھ اللہ کے ساتھ حسن ظن اور اس پر توکل، اپنے رب تعالیٰ سے حصول جزاء کی امید بھی شامل ہونی چاہئے، اسی طرح اس بات کا بھی علم رہے کہ ابواب خیر اور بھلائی کے امور کی انجام دہی اللہ کی طرف سے ایک ایسا موقع ہے جسے وہ اپنے ان بندوں کو ہی نوازتا ہے جس کے لئے وہ چاہتا ہے، اور اگر یہ ابواب خیر بند کر دئے گئے تو دوبارہ نہیں کھولے جاسکتے، اور یہ بات معلوم ہے کہ انسان کو ہر حالت اور ہر وقت احسان کے کام کی توفیق میسر نہیں ہوتی، چنانچہ اگر کسی کو یہ میسر ہے تو اس پر لازم ہے اس کو غنیمت سمجھتے ہوئے اعمال خیر میں جلدی کرے تاکہ اس سے وہ فوت نہ ہو جائے۔

خالد بن معدان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: ”إذا فُتِحَ لأحَدِكُم بابُ خَيْرٍ، فَلْيُسْرِعْ إلَيْهِ، فَإنَّهُ لاَ يَدْرِي مَتى يُغْلَقُ عَنْهُ“. جب تم میں سے کسی پر خیر کا دروازہ کھول دیا جائے' تو اسے انجام دینے میں جلدی کرنی چاہئے، کیونکہ وہ نہیں جانتا ہے کہ مفتوح دروازہ اس پر کب

بند کر دیا جائے ۔ [حلیۃ الأولیاء لأبي نعیم: ۵/ ۲۱۱]

● خاتمہ:

جو شخص اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ کرتے ہوئے اسے اچھے کام میں لگائے گا‘ تاکہ وہ اپنے رب سے قریب ہو سکے، اور سنت کے التزام کے ساتھ اعمال صالحہ کو انجام دینے میں سبقت لے گا، اور اللہ کے بندوں پر حسب استطاعت مختلف قسم کے احسان و بھلائی کے کام انجام دے گا‘ تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ رحمت و مغفرت کا سلوک فرمائیں گے، ساتھ ہی اسے جہنم سے آزاد فرما کر جنت میں داخلہ نصیب فرمادیں گے ۔

والحمد لله رب العالمين ، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين.

صوبائی جمعیت کی سرگرمیاں

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی اپنے مقصد وجود اور مشن کی تکمیل میں بحمد للہ بساط بھر سرگرم عمل ہے اور خالص اسلام (کتاب وسنت) کی نشر واشاعت، دعوت الی اللہ، اصلاح نفوس، اصلاح ذات البین اور تعلیم وتربیت سے متعلق سرگرمیوں میں اپنا کردار نبھانے کی بھرپور سعی کر رہی ہے۔ ذیل میں اس کی سرگرمیوں کا ایک خاکہ پیش کیا جارہا ہے۔

- ماہانہ تربیتی اجتماعات کا انعقاد۔
- جلسے اور کانفرنسیں۔
- انفرادی ملاقاتیں اور دعوتی دورے۔
- ہینڈ بل، اشتہارات اور کتابوں کی اشاعت۔
- مکاتب کا ماہانہ تعاون۔
- مفت کتابوں کی تقسیم۔
- دعاۃ کی تربیت کا اہتمام وغیرہ۔
- ضرورت مند افراد کا تعاون۔
- مصائب وحادثات سے دوچار پریشان حال لوگوں کا تعاون۔
- نزاعات کے تصفیہ کے سلسلے میں تگ ودو۔

دینی وجماعتی شعور رکھنے والے تمام غیرت مند افراد سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ مذکورہ مشن کی تکمیل میں جمعیت کا بھرپور تعاون فرمائیں۔ جزاھم اللہ خیراً

SUBAI JAMIAT AHLE HADEES, MUMBAI

14/15, Chuna Wala Compound, Opp. Best Bus Depot, L.B.S. Marg, Kurla (W), Mumbai - 70
400 0

Phone : 022-26520077 ahlehadeesmumbai@gmail.com

@JamiatSubai subaijamiatahlehadeesmum SubaiJamiatAhleHadeesMumbai

www.ahlehadeesmumbai.com